

اسلامی مالکاری خدمات زندگی کے تمام شعبوں میں شریعت کی پابندی کے ایمانی تقاضے کو پورا کرنے کی غرض سے وضع کی گئیں۔<sup>1</sup> بعد کے برسوں میں، تیل سے مالا مال ملکوں کی جمع شدہ دولت بھی اسلامی مالکاری کی صنعت کی حیرت انگیز ترقی میں ایک اہم عامل بنی جس سے یہ واضح ہوا کہ اسلامی مالکاری معاشی لحاظ سے قابل عمل ہے اور یہ عالمی مالی نظام کا نفع بخش حصہ بننے کی پوری اہلیت رکھتی ہے۔ اس نقطہ نظر کو اس حقیقت سے بھی تقویت ملی کہ برطانیہ، جاپان اور سنگا پور جیسے غیر مسلم ممالک نے بھی اسلامی نظام میں دلچسپی لی اور اب وہاں کے عالمی سطح کے مالی ادارے اسلامی شریعت کی پابند خدمات پیش کر رہے ہیں تاکہ منڈی میں موجود امکانات کو اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکیں۔ اسلامی مالی ادارے اب دنیا بھر میں بہت تیزی سے فروغ پا رہے ہیں جہاں وہ یا تو مالی خدمات کے روایتی نظام کے قدم بقدم چل رہے ہیں (مثلاً پاکستان، بحرین، متحدہ عرب امارات، سعودی عرب، ملائیشیا، انڈونیشیا) یا پھر مکمل طور پر اسلامی مالی نظام (ایران اور سوڈان) میں کام کر رہے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اسلامی مالی ادارے ان منڈیوں کا بھی رخ کر رہے ہیں جن کی طرف اس سے قبل وہ مذہبی سوچ کی وجہ سے نہیں جا رہے تھے۔ اس کے علاوہ ترجیح کی بنیاد پر پہلے سے شامل کی گئی منڈیاں بھی ان کے ساتھ ہیں جن کی مدد سے انہیں مالکاری اور سرمایہ کاری کے دو متوازی طریقوں میں سے کسی ایک کو چننے کی آزادی مل گئی ہے۔

اسلامی مالی صنعت نے گزشتہ عشرے میں 10 سے 15 فیصد سالانہ کی شرح نمو حاصل کی۔ اس وقت یہ صنعت بینکوں، غیر بینکی مالی اداروں، مخاطرہ سرمایہ فرموں، بیمہ کمپنیوں، میوچل فنڈز وغیرہ جیسے مالی اداروں پر مشتمل ہے۔ ضابطہ ساز، علمی اور قانونی ادارے مطلوبہ بنیادی تعاون دینے کے لیے اخلاص سے ان کے ساتھ سرگرم ہیں۔

اسٹیٹ بینک نے متوازی اسلامی بینکاری نظام کے فروغ کے لیے ایک مرکز حکمت عملی کا آغاز 2003ء میں کیا تھا، تب ہی سے پاکستان میں اسلامی مالی صنعت خاصی تیز رفتاری سے بڑھی ہے۔ اتنے مختصر عرصے میں ایسی کارکردگی واقعی قابل داد ہے، بالخصوص اس حقیقت کو دیکھتے ہوئے کہ بعض ممالک اسلامی بینکاری صنعت کے آغاز کے کئی سال بعد ایسی نمو حاصل کرنے میں کامیاب ہوئے۔

چونکہ اسلامی مالی صنعت روایتی مالی اداروں کے ساتھ پروان چڑھتی ہے، اس صنعت کو چند دشواریوں اور مسائل کا سامنا ہے: اس صنعت کے بین الاقوامی اصولوں اور روایات کی تشکیل میں سست رفتاری کا فرما ہے، سیالیت کے انتظام کے طریقوں کی قلت ہے، دو متوازی مالی نظام کے حامل جن ملکوں میں شریعت سے مطابقت رکھنے والی مالی خدمات کی ضابطہ سازی دو الگ ادارے کر رہے ہوں وہاں ضوابط کے حوالے سے آرٹریجنگ کا امکان ہو سکتا ہے، روایتی مالی نظام کی طرف سے مسابقتی دباؤ آتا ہے، اسلامی مالیات کے نظریے اور عمل میں فرق پایا جاتا ہے، وغیرہ۔

اس تناظر میں، پاکستان میں اسلامی مالی خدمات کے بارے میں گفتگو اس صنعت کے فروغ اور کارکردگی پر مرکوز رہے گی، نیز ان دشواریوں پر بات کی جائے گی جن کا سامنا نشوونما کے مختلف مراحل پر اسلامی مالی اداروں اور ضابطہ سازوں کو کرنا پڑتا ہے۔ تجزیے کا مقصد ان خطرات اور مواقع سے آگہی بڑھانا ہے

#### 9.1 اسلامی مالی وساطت میں معاہدوں کی نوعیت

اسلام نظام معیشت کے لیے بعض بنیادی معاشی اصول بیان کرتا ہے جن کی بنیاد ربا (سود)، غرر (دعویٰ کا غیر یقینی پن) اور نمبر (جوا) کے حرام ہونے پر ہے، جبکہ ان میں زکوٰۃ کو فروغ دیا گیا ہے۔ ان پابندیوں کا عملاً مفہوم درج ذیل ہے:

- 1- نقصان میں سامنے داری: مالی لین وین میں اس بات کا لحاظ رکھنا چاہیے کہ متعلقہ فریق نقصان / نفع میں یکساں طور پر شریک ہوں گے۔
- 2- حقیقتاً موجودگی: مالی سودے کا براہ راست / بالواسطہ طور پر حقیقی معاشی لین وین سے تعلق ہونا ضروری ہے۔
- 3- عدم احتصال: مالی سودے کے نتیجے میں سودے میں شریک کسی فریق کا احتصال نہیں ہونا چاہیے۔
- 4- برے کاموں کے لیے مالکاری نہیں: مثال کے طور پر شراب کی تیاری، جو سے اڈے کی تیاری وغیرہ۔

ماخذ: اقبال اور دیگر (2004ء)

جو یہ مالی ادارے ڈپازٹروں، سرمایہ کاروں اور قرض گیروں کے لیے پیش کرتے ہیں۔

اسلامی مالی صنعت کا مجموعی حجم بینکاری نظام<sup>2</sup> کے مجموعی اثاثوں کا صرف 3.4 فیصد ہے چنانچہ یہ مالی استحکام کے لیے کوئی خطرہ نہیں ہے تاہم نظام سے متعلق اسلامی مالی اداروں کے بعض ممکنہ مسائل تجزیے کے محتاج دکھائی دیتے ہیں، خصوصاً اس تناظر میں کہ اس صنعت میں نمو کی بڑی صلاحیت ہے، اہم روایتی بینکوں کے ساتھ اس کا رابطہ اور واسطہ پڑتا رہتا ہے، اور چند ایک ادارے ممکنہ طور پر خطرات کا سبب بن سکتے ہیں۔<sup>3</sup>

### 9.1 ضابطہ ساز ڈھانچہ

اسلامی مالی اداروں کا ضابطہ ساز نظام مختلف ملکوں میں مختلف ہے۔ پاکستان میں اس صنعت کے لیے ضوابط بنانے کا کام اسٹیٹ بینک آف پاکستان، جو اسلامی بینکوں کی نگرانی کرتا ہے، اور سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان، جو غیر بینکی مالی اداروں، میوچل فنڈز، سرمائے کی منڈیوں اور تکافل اداروں کو چلاتا ہے، کے ذمے ہے۔

شریعت کے مطابق بین الاقوامی اصول تشکیل دینے کی اہمیت کے پیش نظر گزشتہ چند برسوں میں کئی ایک بین الاقوامی ادارے وجود میں آگئے ہیں، مثلاً اسلامک فنانشل سروسز بورڈ (آئی ایف ایس بی)، اکاؤنٹنگ اینڈ آرگنائزیشن فار اسلامک فنانشل انسٹی ٹیوشنز (اے اے او آئی ایف آئی)، انٹرنیشنل اسلامک فنانش مارکیٹ (آئی آئی ایف ایم) وغیرہ۔ ان اداروں کا کام اصولوں کو ہم آہنگ اور مستحکم کرنا ہے۔<sup>4</sup>

### 9.2 کارکردگی کا تجزیہ

پاکستان میں اسلامی مالیات کا شعبہ کئی اسلامی بینکوں، روایتی بینکوں کی اسلامی برانچوں، مضاربہ<sup>5</sup>، اسلامک میوچل فنڈز، اور تکافل<sup>6</sup> کے اداروں پر مشتمل ہے۔ ہم اس جزو میں گزشتہ چند برسوں سے جاری کیے جانے والے صکوک کے فروغ پر بھی گفتگو کریں گے۔

#### 9.2.1 اسلامی بینک

شاخوں کی کل تعداد	روایتی بینک		اسلامی بینک	
	شاخیں	بینک	شاخیں	بینک
71	34	9	37	2
150	57	13	93	4
197	68	12 <sup>7</sup>	129	6

\* آخر اگست 2007ء کو

اسلامی بینکاری کی صنعت کا آغاز دو بینکوں کے قیام سے ہوا تھا، آج اس صنعت میں کئی طور پر اسلامی بینکاری کرنے والے 6 بینک اپنی 129 برانچوں کے ساتھ موجود ہیں اور شریعت سے مطابقت رکھنے والی مختلف خدمات پیش کر رہے ہیں۔ روایتی بینکوں کی اسلامی بینکاری کی 68 برانچیں اس کے علاوہ کام کر رہی ہیں۔ اس طرح گزشتہ برسوں کے

ساتھ تقابلی سے معلوم ہوگا کہ اسلامی بینکاری کا دائرہ بہت تیزی کے ساتھ وسیع ہوا ہے۔ اس سال کے دوران 2 نئے کئی اسلامی بینکوں نے، جن کی دس دس برانچیں ہیں، کام کا آغاز کیا ہے۔ فرسٹ داؤد اسلامک بینک اس میدان میں آنے والا تازہ ترین بینک ہے (جدول 9.1)۔

جہاں تک پہلے سے موجود اسلامی بینکوں کا تعلق ہے تو میزان بینک سب سے پرانا اور سب سے بڑا بینک ہے، جبکہ دہلی اسلامک بینک اور ایمرٹس گلوبل اس منڈی میں غیر ملکی اداروں کے طور پر موجود ہیں۔

<sup>2</sup> جون 2007ء کے اختتام پر۔

<sup>3</sup> جیسا کہ آئی ایم ایف کے ورکنگ پیپر WP/07/175، جولائی 2007ء میں بحث کی گئی ہے۔

<sup>4</sup> ان اداروں کے کردار اور وظائف پر اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے فنانشل سیکرٹری آفٹمنٹ 2005ء میں بحث کی گئی ہے۔

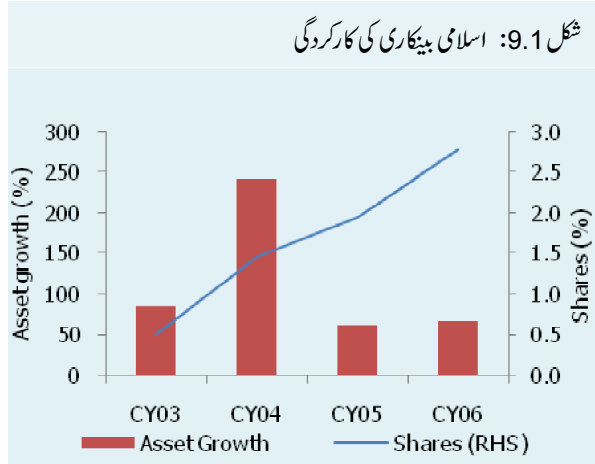
<sup>5</sup> اس رپورٹ کے جزو دوم، باب 8 ”غیر بینکی مالی شعبے کی کارکردگی اور اسے لاحق خطرات کا جائزہ“، سیکشن 8.3.7 میں اس پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔

<sup>6</sup> دیکھئے اس رپورٹ کے جزو دوم، باب 10 ”شعبہ بیمہ کے خطرات کا تجزیہ“، کا سیکشن 10.4۔

<sup>7</sup> میٹروپولیٹن بینک کے حبیب بینک اے جی زبورخ کے ساتھ اور پرائم بینک کے اے بی این ایبرو بینک کے ساتھ انضمام کی وجہ سے۔

<sup>8</sup> A-18, 1st Tranche Conditionalities of IASP

اسٹیٹ بینک کی یہ کوشش رہی ہے کہ ملک میں مالی اداروں کا دائرہ وسیع کیا جائے اور اس میں تنوع لایا جائے، اپنی اسی کوشش کے سلسلے میں اسٹیٹ بینک نے ایشیائی ترقیاتی بینک کے تعاون سے پاکستان میں مالی خدمات کی رسائی بہتر کرنے کا پروگرام (IASP) شروع کیا ہے۔ اس پروگرام کی اہم شقوں<sup>8</sup> میں سے ایک شق اسلامی بینکوں، کمرشل بینکوں اور خرد ماکراری بینکوں سمیت مالی اداروں کی طرف سے اسلامی ماکرو فنانس سروسز اور پروڈکٹس کی فراہمی ہے۔ امید ہے کہ اس پیشرفت سے مالی شعبے کے استحکام اور وسعت میں مدد ملے گی۔



### اثاثوں اور واجبات کا نظام

اسلامی بینکاری کے پھیلاؤ کے ساتھ ساتھ اس کے اثاثوں اور واجبات میں خاصی نمو بھی آئی ہے (شکل 9.1)۔ اس صنعت میں شرح نمو سالانہ 67 فیصد رہی ہے، اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے اثاثے 2005ء میں 71 ارب روپے تھے جو 2006ء میں بڑھ کر 119 ارب روپے ہو گئے نیز جون 2007ء کے اختتام تک 159 ارب روپے تک جا پہنچے۔ اس صنعت کی امانتیں 2005ء میں 50 ارب روپے تھیں جو 2006ء میں بڑھ کر 84 ارب روپے اور جون 2007ء کے اختتام تک 108 ارب روپے

ہو گئیں۔ اس وسعت کے سبب مالی شعبے کے مجموعی اثاثوں میں اسلامی بینکاری صنعت کا حصہ جون 2007ء کے اختتام تک بڑھ کر 3.4 فیصد ہو گیا۔ اس وسعت سے ان اداروں کا استحکام بھی ظاہر ہوتا ہے۔ کامرس کے لحاظ سے قابل عمل اور مستحکم ہونے کے سبب بینک سرمایہ کاری کے نئے طریقے اختیار کرنے کے لیے اور اپنے آپریٹرز کے پھیلاؤ کے لیے نئی پروڈکٹس کی تیاری میں زیادہ آزاد ہو جاتے ہیں (جدول 9.2)۔

### جدول 9.2: اسلامی بینکوں کا اثاثے اور واجبات کا ڈھانچہ

ملین روپے، حصص فیصد میں

2006ء		2005ء		2004ء		
حصہ	رقم	حصہ	رقم	حصہ	رقم	
اثاثے						
12	14,846	14	10,284	18	7,899	ٹریڈری بینکوں میں نقد و بقایا واجبات
14	16,511	13	9,030	9	4,001	دیگر بینکوں میں بقایا واجبات
5	5,662	0	0	0	0	مالی اداروں پر واجب الادا رقم
6	7,328	3	1,854	5	2,007	سرمایہ کاری
55	65,613	64	45,786	62	27,535	ماکراری بعد از تموین
8	9,334	6	4,539	6	2,701	دیگر اثاثے
100	119,294	100	71,493	100	44,143	کل
واجبات						
1.2	1,255	1	645	1.2	461	واجب الادا بل
6.4	6,547	7	4,469	11.5	4,482	مالی اداروں پر واجب الادا
4.2	4,296	7.1	4,537	5.3	2,077	صدر دفتر سے قرض گیری
81.3	83,740	78.4	49,932	77.4	30,185	امانتیں اور دیگر رکھاتے
6.9	7,108	6.4	4,100	4.7	1,815	دیگر واجبات
100	102,946	100	63,682	100	39,020	کل

ماخذ: شعبہ اسلامی بینکاری، اسٹیٹ بینک

اثاثوں کے جزدان میں ماکاری کا حصہ 55 فیصد کے ساتھ سب سے بڑا ہے، اگرچہ 2005ء کے مقابلے میں، جب یہ 64 فیصد تھا، اس میں کمی آئی ہے۔ اگرچہ اس کمی کا ایک سبب سخت زری پالیسی کو قرار دیا جاسکتا ہے، مجموعی اثاثوں میں سرمایہ کاریوں کا حصہ 2.6 فیصد سے بڑھ کر 2006ء میں 6.0 فیصد ہو گیا۔ اثاثوں کا یہ ڈھانچہ اسلامی بینکوں کے لیے سرمایہ کاری کے محدود ذرائع کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کہ بین الاقوامی سطح پر بھی ایک اہم مسئلہ سمجھا جاتا ہے۔ اس لحاظ سے عالمی سطح پر REITS (ریٹیل اسٹیٹ انویسٹمنٹ ٹرسٹ) ایک خوش گوار تبدیلی ہے۔ REITS کی اہمیت کو قومی سطح پر بھی تسلیم کیا جا رہا ہے اور تمام مالی اداروں بشمول اسلامی مالی اداروں، کے لیے اسے سرمایہ کاری کا رسمی ذریعہ بنانے کی غرض سے ضوابط تیار کیے جا رہے ہیں۔ اسٹیٹ بینک نے ایک ٹاسک فورس بھی تشکیل دی ہے جس کا کام شریعت کے مطابق ایک طریقہ (instrument) یعنی بیت المال سرٹیفکیٹ تیار کرنا ہے، اس کی تجویز ابھی زیر غور ہے۔

جدول 9.3: واپڈ اسٹوک میں سرمایہ کاری

حصہ (فیصد)	ملین روپے	بینک
13	575	بی اے ایل
19	800	ایم سی بی
3	125	انچ بی اے جی زیڈ
2	75	بی او کے
1	25	سونیری
1	25	الجبیب
27	1,150	ایم بی ایل
18	750	البرکہ
11	485	ڈی آئی بی پی ایل
6	250	بی آئی پی ایل
100	4,260	کل

اگرچہ اسلامی بینکوں کی لازمی شرح سیالیت روایتی بینکوں کے مقابلے میں کم ہے<sup>9</sup>، زری کی منڈی کے خود مختار طریقے کی عدم موجودگی کی وجہ سے بینک لازمی شرح سیالیت کو پورا کرنے کے حوالے سے نسبتاً کمزور پوزیشن پر آجاتے ہیں۔ ایسے طریقوں کی شدید قلت ہے جو ایک طرف لازمی شرح سیالیت کے اہل ہوں اور دوسری طرف وہ شریعت کے لحاظ سے جائز ہوں، سوائے واپڈ اسٹوک کے جو 2005ء میں جاری کیے گئے (سرمایہ کاری کی تفصیلات کے لیے دیکھئے جدول 9.3)۔ اس کا اندازہ اس حقیقت سے ہوتا ہے کہ ثانوی منڈی میں قابل تبادلہ ہونے کے باوجود واپڈ اسٹوک کا لین دین بہت محدود رہا ہے۔ اس سے ملک میں تمسکات کی ہنوز ترقی پذیر منڈی کی عکاسی ہوتی ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے، اسٹیٹ بینک شریعت کے مطابق بیت المال سرٹیفکیٹ جاری کرنے کے لیے بھی کوشاں ہے تاکہ اسلامی بینکوں کے لیے سرمایہ کاری کے راستے کھلیں۔

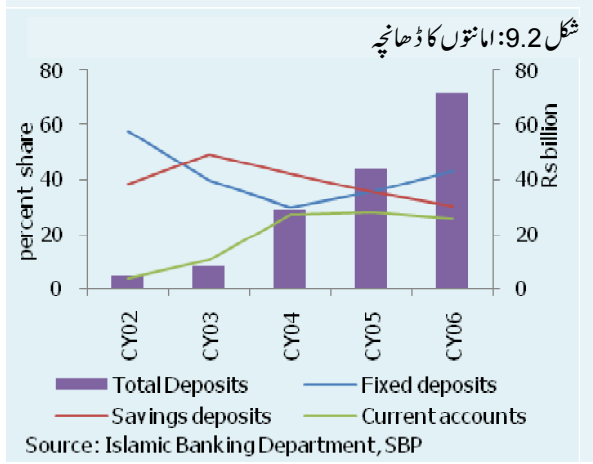
### ماکاری کے طریقے

مختلف پروڈکٹس کے لحاظ سے ماکاری کے تناسب پر نظر ڈالی جائے (جدول 9.4) تو معلوم ہوگا کہ ماکاری پروڈکٹس میں مراہجہ کا حصہ سب سے زیادہ ہے جس کے بعد اجارہ اور مشارکہ متناقصہ کا نمبر ہے۔ 2005ء میں مراہجہ کا تناسب 44 فیصد تھا جو کہ 2006ء میں بڑھ کر 48 فیصد ہو گیا۔ بین الاقوامی سطح پر ماکاری کے رجحانات بھی کم و بیش یہی ہیں یعنی انڈونیشیا اور برونائی میں، جبکہ ملائیشیا زیادہ پر خطر طریقوں کا بھی تجربہ شروع کر رہا ہے۔<sup>10</sup> ماکاری کے مختلف طریقوں میں سے کسی کو ترجیح دینے کی بنیاد خطرے کی منسلک سطح اور مدت کی طوالت ہوتی ہے۔

بہترین صورت تو یہ ہے کہ اسلامی بینکاری ایکویٹی کی بنیاد پر شراکت پر مبنی ہو جیسا کہ مضاربہ اور مشارکہ کے طریقے ہیں تاہم اسلامی مالی ادارے نفع نقصان میں شراکت کے منصوبوں کی بجائے اپنے گروپوں کے حالات کے سبب تجارتی ماکاری میں بھاری سرمایہ لگا رہے ہیں۔ ایسے منصوبوں میں کم سرمایہ کاری کا سبب اخلاقی اندیشے اور نگرانی کے اخراجات ہیں جنہیں مخصوص ماحول کی وجہ سے بینکوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے اور نفع نقصان میں شراکت کے معاہدوں میں خطرات بھی پنہاں ہوتے ہیں۔ چنانچہ اسلامی مالی ادارے پُر زور طریقے سے مراہجہ اور اجارہ استعمال کر رہے ہیں کیونکہ ان طریقوں سے وہ اپنے سرمائے کا تحفظ کلائنٹ کی ضمانت تک رسائی کے ذریعے کر سکتے ہیں۔

<sup>9</sup> اسلامی بینکوں کے لیے مطلوبہ نقد محفوظ ایک سال سے کم مدت کے طلبی اور مدتی واجبات کا 7 فیصد اور لازمی شرح سیالیت 8 فیصد ہے، جیسا کہ بی ایس ڈی مراسلہ نمبر 4 اور 5 مورخہ یکم اگست 2007ء میں درج ہے۔

<sup>10</sup> ماکاری کے بین الاقوامی رجحانات کے بارے میں یہ معلومات شعبہ اسلامی بینکاری، اسٹیٹ بینک آف پاکستان نے جمع کیں۔



روایتی بینکوں کی طرح اسلامی بینکوں کے کل واجبات کا بھی سب سے بڑا حصہ امانتوں پر مشتمل ہے، یہ حصہ 2006ء میں اور 2007ء کے اختتام جون تک 81 فیصد تھا۔ یہ بات دلچسپ ہے کہ روایتی بینکوں کے برعکس 11 اسلامی بینکوں میں معینہ امانتوں کا حصہ نسبتاً زیادہ ہے (شکل 9.2)۔ شرح منافع میں تفرق کے باوجود (اسلامی بینکوں کی شرح منافع روایتی بینکوں سے کم ہے) معینہ امانتوں کا بڑھتا ہوا حصہ اس بات کی علامت ہے کہ اسلامی بینکاری صنعت پر عوام کا اعتماد بڑھ رہا ہے۔

فی الواقع ابھی تک تمام معینہ اور بچت امانتیں مضاربہ کی بنیاد پر چلائی جا رہی ہیں جبکہ جاری اکاؤنٹ الوادیہ (بھروسہ یا دیکھ بھال) / قرض کی اصول کی بنیاد پر چلائے جا رہے ہیں۔

اسلامی مالی ادارے کا شعبہ واجبات فنڈز بڑھانے کے محدود طریقے پیش کرتا ہے، جبکہ شعبہ اثاثہ ملے جلے اثاثہ classes کا زیادہ متنوع جزدان لاسکتا ہے جن میں خطرات اور عرصیت کے مختلف انداز پائے جاتے ہیں<sup>12</sup>۔

### مالکاری کی شعبہ وار تقسیم

جیسا کہ جدول 9.5 سے ظاہر ہے روایتی بینکوں کی طرح اسلامی بینکوں کے مالکاری حصے میں کاروباری شعبہ بڑا کردار ادا کر رہا ہے جبکہ صارفنی مالکاری کا حصہ بڑھ رہا ہے اور 2006ء میں یہ تقریباً 23 فیصد تک پہنچ چکا ہے۔

جدول 9.5: مالکاری کی شعبہ وار تفصیل (قبل از متوین)

ملین روپے

کل مالکاری	2006ء		2005ء		2004ء	
	حصہ	رقم	حصہ	رقم	حصہ	رقم
کارپوریٹ شعبہ	61.4	40,372.8	56.2	25,930.1	61.9	16,502.8
چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروبار	13.0	8,541.6	14.7	6,771.1	16.2	4,327.0
زراعت	0.0	2.0	0.2	88.8	5.2	1,391.7
صارفنی مالکاری	22.9	15,022.4	21.7	10,012.3	8.1	2,152.8
اشیاء مالکاری	1.0	624.9	6.7	3,115.8	8.2	2,194.2
دیگر	1.8	1,178.3	0.6	255.0	0.4	111.8
کل	100.0	65,742.0	100.0	46,173.1	100.0	26,680.3

### اسلامی بینکوں کی مالی کارکردگی

کارکردگی کے اظہاریوں (جدول 9.6) سے اسلامی بینکوں کی عمومی طور پر بہتر صورتحال کی عکاسی ہوتی ہے۔ ادائ شدہ سرمائے کی موزونیت میں افزائش کا رجحان ہے ساتھ ساتھ 2005ء کے مقابلے میں 2006ء میں اوزانی خطر اثاثوں میں<sup>13</sup> اضافہ ہوا۔ اگرچہ اثاثوں پر منافع میں کمی آئی تاہم قرض اور امانتوں میں بلند تناسب ان اداروں کی قابل قدر کارکردگی کا اظہار کرتا ہے۔ اس کے علاوہ غیر ادائ شدہ قرضوں اور کل قرضوں میں تناسب (خام اور خالص دونوں) کم ہوا

<sup>11</sup> روایتی بینکوں میں تمام اقسام کی امانتوں میں جاری اکاؤنٹ کا حصہ سب سے زیادہ ہے۔

<sup>12</sup> جیسا کہ اقبال (2004ء) نے بحث کی۔

<sup>13</sup> RWA 38 ملین روپے سے بڑھ کر 59 ملین روپے ہو گئے ہیں۔

ہے، اس سے اثاثہ پورٹ فولیو کی کوالٹی میں بہتری کا اظہار ہوتا ہے۔

جدول 9.6: اسلامی بینکوں کا کارکردگی اظہار یہ

2006ء	2005ء	
18.3	13.7	شرح کفایت سرمایہ
1.28	1.7	غیر ادا شدہ قرضوں اور کل قرضوں کا تناسب
0.36	0.6	خالص غیر ادا شدہ قرضوں اور خالص قرضوں کا تناسب
60.87	66.4	غیر ادا شدہ قرضوں کے لیے تمویں (ارب)
87.6	93.7	کاسی اثاثوں اور کل اثاثوں کا تناسب
0.87	2.15	اثاثوں پر منافع (قبل از ٹیکس)
0.91	1.69	اثاثوں پر منافع (بعد از ٹیکس)
79.1	68.2	قرضوں اور اثاثوں کا تناسب

### 9.2.2 اسلامی غیر بینکی مالی ادارے

غیر بینکی مالی اداروں کے تحت اسلامی میوچل فنڈز اور مضاربہ کمپنیاں اس وقت اسلامی خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ اسلامی غیر بینکی مالی اداروں میں نمونہ تقریباً 19.3 فیصد رہی جو کہ مالی سال 2005ء کی شرح 13 فیصد سے بہتر ہے (جدول 9.7)، اس کی بنیادی وجہ مضاربہ کمپنیوں کی سست شرح نمو تھی۔ اسلامی غیر بینکی مالی اداروں کا دوسرا چھوٹا جز یعنی میوچل فنڈز کا اسلامی غیر بینکی مالی اداروں میں

حصہ بڑھا ہے جبکہ روایتی مالی صنعت میں خالص قدر اثاثہ میں شرح نمو 28 فیصد رہی۔ مضاربہ کے موضوع پر گفتگو باب 8 میں کی گئی ہے۔

جدول 9.7: اسلامی غیر بینکی مالی اداروں کی کارکردگی

2006ء	2005ء	شرح نمو
10.9	19.7	مضاربہ کمپنیاں
27.8	6.5	میوچل فنڈ
19.3	13.1	اوسط نمو

### 9.2.3 ہکافل

سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج کمیشن آف پاکستان نے ستمبر 2005ء میں ہکافل کمپنیوں کے لیے تفصیلی ضوابط جاری کیے، ملک میں اس وقت تین ہکافل کمپنیاں یعنی پاک کویت ہکافل انشورنس کمپنی لمیٹڈ (2003ء)، ہکافل پاکستان لمیٹڈ (2007ء) اور پاک قطر فیملی ہکافل کمپنی کام کر رہی ہیں۔

اسلامی مالی اداروں کی نمو سے ہکافل صنعت کی ترقی کو بھی مدد ملی ہے۔ شریعت کی بنیاد پر مالی وساطت کا حجم بڑھنے سے اس بات کی بھی ضرورت پیدا ہوئی کہ خطرات کا مقابلہ شریعت کے مطابق کیا جائے جس سے اس صنعت میں ہکافل کے اداروں کو مرکزی حیثیت حاصل ہوگی۔ فی الحال دنیا بھر میں 80 کمپنیاں شریعت سے مطابقت رکھنے والی بیمہ زندگی اور جہز بیمہ کی خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ IFSB کے مطابق 1995ء تا 2000ء کے عرصے میں ہکافل صنعت کی سالانہ اوسط نمو تقریباً 63 فیصد رہی۔ انشورنس پر بیمہ سے دنیا بھر کی مجموعی آمدنی 24 کھرب ڈالر ہے جبکہ ہکافل سے مجموعی پر بیمہ آمدنی 2.1 ارب ڈالر ہے۔

### 9.2.4 صلوک

اسلامی بانڈ یا صلوک نے فنڈز جمع کرنے کے حوالے سے سرکاری اور نجی دونوں اداروں کی توجہ حاصل کی ہے۔ صلوک کے اجراء میں اسلامی سرمایہ کاروں کے لیے سیالیت کے انتظام میں متنوع آپشن پائے جاتے ہیں۔ صلوک کے زیادہ تر اجراء خلیج اور ملائیشیا میں ہو رہے ہیں۔ دیگر علاقوں میں دہی کے ادارہ شہری ہوا بازی نے منڈی میں ایک ارب ڈالر کے صلوک جاری کیے۔ بعد میں اس سے بھی بڑا اجراء 2.8 ارب ڈالر کا ہوا اور اسے دہی کی بندرگاہوں، اور فری زون کی کارپوریشن نے جاری کیا، یہ دہی پورٹس ورلڈ اور جبل علی ڈیویٹی فری زون کی ہولڈنگ کمپنی ہے۔

جدول 9.8: پاکستان میں صلوک کے اجراء

ارب روپے	جاری کنندہ کا نام
8	واپڈا صلوک ون
8	واپڈا صلوک ٹو
1.7	ستارہ کیمیکل انڈسٹری
1.2	طین ٹیلی کام
1	سوئی سدرن گیس کمپنی
3.5	کراچی شپ یارڈ اینڈ انجینئرنگ ورکس
2	پاکستان انٹرنیشنل ائیر لائن

ماخذ: شعبہ اسلامی بینکاری، اسٹیٹ بینک

حکومت پاکستان نے بھی 600 ملین ڈالر کے 5 سالہ بین الاقوامی اجارہ صلوک جنوری 2005ء میں شریعت کے مطابق جاری کیے جس میں بنیادی اثاثہ اسلام آباد-لاہور موٹر وے کو بنایا گیا۔ صلوک کے طریقوں کی منفرد ساخت سے فائدہ اٹھا کر پاکستان میں نجی شعبے نے (جدول 9.8) بھی سرمایہ اکٹھا کرنے کے لیے صلوک جاری کیے۔

ڈاؤ جونز سٹی گروپ کی جانب سے اسلامی بانڈز کے لیے حوالے کے اشاریے کا آغاز

بھی صکوک منڈی میں ایک بڑی پیش رفت ہے۔ یہ اشاریہ اسلامی سرمایہ کاری کی رہنما ہدایات سے مطابقت رکھنے والے دنیا بھر میں قائم فنڈز کی کارکردگی کا پیمانہ ہے۔ اس اقدام کا سب سے اہم مقصد ان سرمایہ کاروں کو حوالے کا نشان فراہم کرنا ہے جو شریعت کے مطابق مستقل آمدنی کے طریقوں میں سرمایہ لگانے میں دلچسپی رکھتے ہوں۔ توقع ہے کہ اس طرح کے اقدامات اسلامی بانڈز کی ثانوی منڈی بنائیں گے اور منڈیوں کے مابین لین دین کو فروغ دیں گے۔

### 9.3 نمو کے حوالے سے دشواریاں

اس جزو میں ان دشواریوں میں سے چند پر گفتگو کی جائے گی جن کا سامنا اسلامی مالی صنعت میں کام کرنے والے نگرانوں، ضابطہ کاروں اور منڈی کے شرکا کو کرنا پڑتا ہے۔

#### 9.3.1 ذخائر کے انتظام کے لیے خود مختار طریقے کی عدم موجودگی

اسلامی بینکوں کو ایسے ماحول میں کام کرنا پڑتا ہے جس میں وہ روایتی بینکوں کے متوازی نظام سے مسابقت کرتے ہیں، تاہم انہیں اپنی سیالیت کے انتظام میں اس طور پر دشواری ہوتی ہے کہ اس سلسلے میں خود مختار طریقے دستیاب نہیں ہوتے جبکہ روایتی بینکوں کی ان طریقوں تک رسائی ہوتی ہے۔ اس کمی کا احساس کرتے ہوئے اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکوں پر مطلوبہ نقد محفوظ 7 اور 3 فیصد پر اور لازمی شرح سیالیت مدتی اور مطالباتی واجبات کے 8 فیصد پر برقرار رکھنا لازم کیا ہے۔ اس کے علاوہ اسٹیٹ بینک نے اسلامی بینکوں کو اجازت دی ہے کہ وہ اپنے ہاتھ کا نقد اور نیشنل بینک میں جاری حسابات کی رقم کو لازمی شرح سیالیت کی شرط کو پورا کرنے میں شامل کر سکتے ہیں<sup>14</sup>۔

#### 9.3.2 سرگرمیوں کی معیاریت میں بتدریج ترقی

کسی ایک ملک میں دو اداروں کے شریعت بورڈز حالات کی مختلف تشریح اور مختلف رائے ظاہر کر سکتے ہیں۔ کون سی چیز شریعت کے مطابق ہے اور کون سی نہیں، اس حوالے سے مختلف ملکوں میں رائے میں اختلاف پایا جاسکتا ہے۔ مثلاً ملائیشیا میں ایک پابند شریعت پروڈکٹ کو تسلیم کیا جاتا ہے تو عین ممکن ہے کہ کسی دوسرے ملک میں اس کو شبہ کی نظر سے دیکھا جائے۔ جنوبی ایشیا میں رائج طریقے مشرقی ایشیا سے مختلف ہیں۔ یہ فرق مختلف مکاتب فکر کی وجہ سے پائے جاتے ہیں جو پابند شریعت مصنوعات کو تسلیم کرنے کے حوالے سے کسی حکم کی مختلف تعبیر و تشریح کرتے ہیں۔

بین الاقوامی طور پر ایک مطابقت موجود ہونی چاہیے، اس کے لیے کوشش نا صرف بین الاقوامی سطح پر فعال اداروں کی نگرانی کا فرض آسان بنائے گی بلکہ ضابطہ کاروں کے قیام کے لیے بھی مفید ثابت ہوگی اور اسلامی لین دین کو زیادہ بہتر طور پر سمجھا جاسکے گا۔ ایک اور فائدہ یہ ہوگا کہ اسلامی مالی ادارے بین الاقوامی مالی کیونٹی کے ہمسرہ ہو سکیں گے۔

#### 9.3.3 ضوابطی آربریشن کا امکان

مختلف تشریحات میں پائے جانے والے فرق سے جو عدم اتفاق ابھرتا ہے وہ اسلامی پروڈکٹس کے دو ملکوں میں استعمال کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ ضوابطی آربریشن کی بجائے اسلامی مالی اداروں کے لیے یکساں میدان فراہم کیا جانا چاہیے۔ مثلاً (UK) FSA ماڈل اسلامی مالی اداروں کے لیے اس اصول پر عمل کرتا ہے ”کوئی رکاوٹ نہیں ڈالیں گے، کوئی رعایت نہیں دیں گے“ (no obstacles, not special favors)۔

#### 9.3.4 اسلامی مالیات کے متوازی نظام کے ساتھ ضابطہ ساز فریم ورک کا طریقہ کار

زیادہ تر صورتوں میں اسلامی مالی ادارے نوعیت کے اعتبار سے اپنی جداگانہ سرگرمیوں کے باوجود روایتی مالی اداروں پر عائد ہونے والی ضوابطی شرائط پر عمل کریں گے، مثلاً کم از کم ادا شدہ سرمائے کے مطلوبات، بازل دوم کا نفاذ، محتاط ضوابط وغیرہ۔ نیز وہ اپنے لیے مخصوص طور پر بنائے گئے ضوابط کی بھی پابندی کریں گے۔ اسٹیٹ بینک نے اس سلسلے میں بعض نکات کو دور کرنے کے لیے خاصی قریب میں پابند شریعت مائیکرو فنانس کے لیے الگ رہنما ہدایات جاری کی تھیں، نیز پابند شریعت مائیکرو فنانس خدمات اور انتظام خطرہ جات کے ضمن میں رہنما ہدایات (مسودہ) جاری کیں۔

<sup>14</sup> بی ایس ڈی مراسلہ نمبر 5، مورخہ یکم اگست 2007ء

### 9.3.5 خطرات کی نوعیت / اسلامی مالی اداروں کے لیے خطرات

اسلامی مالی اداروں کو لاحق خطرات ذرا مختلف قسم کے ہیں، اور لہذا ان خطرات سے نمٹنے کے لیے مختلف اقسام کے ضوابط کی ضرورت ہوگی۔ اسلامی مالیات کی ترقی کو مالی جدت کے مماثل قرار دیتے ہوئے اقبال (2004ء) نے کہا ”اکثر مالی جدت خطرات کا تبدیل شدہ تصور اپنے ساتھ لاتی ہے“ اور بجا طور پر دلیل دی کہ مالیات کے ایک متوازی نظام کی آمد اسی طرح کے چیلنجز لارہی ہے جیسے مالی جدت اپنے ساتھ لاتی ہے۔ اس صنعت کے اندر پنہاں خطرات اور مالی شعبے کے دیگر حصوں میں ان کے ممکنہ اثرات کے حوالے سے خدشات موجود ہیں کیونکہ یہ نئی صنعت روایتی مالیات کے مقابلے میں ابھی پوری طرح سمجھی نہیں جاسکتی ہے۔

### 9.4 حاصل

اسلامی مالی خدمات کا شعبہ پاکستان میں مالی شعبے کا ایک جزو ہے جس کی اہمیت بڑھتی جا رہی ہے اور اس کے حجم اور تنوع میں چند ہی برسوں میں خاصا اضافہ ہوا ہے۔ اسلامی بینکاری صنعت کے شرکائے کار بے حد مستحکم ہیں اور سرمائے کی مستحکم بنیاد کے حامل ہیں۔ وہ کم از کم مطلوبہ ادا شدہ سرمائے کے بارے میں اسٹیٹ بینک کے تقاضوں کے اسی طرح پابند ہیں جس طرح روایتی بینک پابند ہیں۔ ان تقاضوں کے تحت مالی شعبے میں آمد کے لیے مستحکم مالی حیثیت لازمی شرط ہوتی ہے۔

اسلامی مالی صنعت ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے اور توقع ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ نا صرف اسلامی مالی وساطت پر عمل پاکستان اور دوسرے علاقوں میں مستحکم ہوگا بلکہ یہ معاشرے کے غیر بینکی طبقے کو مالی خدمات فراہم کر کے مالی گہرائی اور اثر پذیری کو بھی بڑھائے گا۔